فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۵/۶۰ | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ ، ۱۲ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۱۲ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی رہی الحمد للہ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ڈنمارک کے احمدی احباب کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی امداد

مکرم سید مسعود احمد صاحب انچارج مبلغ ڈنمارک مشن نے اطلاع دی ہے کہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے وہاں کے احمدی احباب نے سات صد کرون کی رقم جمع کر کے گورنر صاحب مشرقی پاکستان کو بھجوائی ہے۔

(وکالت تبشیر)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ کے لئے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کو سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ مقرر فرمایا ہے۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت مطلع رہیں۔

(صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سپین مشن کا پتہ

"آئندہ ہمارے سپین کے مشن کا مندرجہ ذیل پتہ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

MISION AHMADIA DEL ISLAM
COLONIA SAN NICOLAS. 19
MADRID -21.

(وکالت تبشیر)

درخواست دعا

ربوہ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی دوسری آنکھ میں بھی موتیا اتر رہا ہے جس کا اپریشن ہونا ہے احباب جماعت کامیاب اپریشن اور بینائی کی بحالی کے لئے دعا کریں۔

آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات کی بارش برسانیوالا

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بصیرت افروز معرکۃ الآراء اختتامی تقریر

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور احسانوں کی آئینہ دار ایک عظیم خوشخبری

دنیا میں ملّتِ واحدہ اور ایک حسین معاشرہ کے قیام سے متعلق آسمانوں پر ہونے والا خدائی فیصلہ

(۹)

حضور نے بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو ایک عظیم خوشخبری سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے ذکر پہ احباب پہلے ہی شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد میں مصروف تھے اور وقفہ وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کر رہے تھے اس عظیم خوشخبری کو سن کر ان پر عجب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔ اور انہوں نے اپنی دلی مسرت کا بڑے ہی والہانہ انداز میں اظہار کیا۔

ایک عظیم خوشخبری

حضور نے اللہ تعالیٰ کے پیہم نازل ہونے والے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک خوشخبری بھی سن لیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے گیمبیا کے سابق گورنر جنرل سر فار احمد سنگھاٹے کے ذریعہ اس عظیم بشارت کے ابتدائی ظہور سے ہمیں شادکام فرمایا تھا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" جبکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور لمبا عرصہ دعائیں کرنے کے بعد حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے حضور کے مستعملہ کپڑے کا ایک ٹکڑا عطا کئے جانے کی درخواست کی تھی چنانچہ وہ کپڑا انہیں بھجوایا گیا اور انہوں نے بحمد اللہ تعالیٰ اس سے برکت حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ اب اللہ تعالیٰ نے ایک اور نشان ظاہر فرمایا ہے۔ ایک موجودہ سربراہ مملکت جو اپنے ملک میں بے حد مقبول ہیں اور ان کی قوم انہیں باپ کہہ کر پکارتی ہے ان کے بیٹے نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں کی آئینہ دار اس خوشخبری کو سن کر جلسہ گاہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ انہوں نے اس قدر جذبہ و جوش کے ساتھ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے بلند کئے کہ جلسہ گاہ اور اس کا پورا ماحول ان نعروں سے گونج اٹھا۔

آسمانوں پر ہونے والا فیصلہ

یہ عظیم خوشخبری سنانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ولولہ انگیز پیرائے میں فرمایا۔ آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور خدائی تقدیر حرکت میں آچکی ہے کہ بادشاہ بھی اور امراء بھی، متوسط طبقہ کے لوگ بھی اور غریب و مسکین اور یتیم بھی جماعت میں داخل ہو کر اُخوت کی برادری میں شامل ہوتے اور محبت کی رسّی میں بندھ کر ایک ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امتِ واحدہ کے قیام کا جو وعدہ دیا گیا تھا وہ پورا ہوگا۔ امراء اور مملکتوں کے سربراہ بادشاہ کی حیثیت سے داخل ہوں گے اور غریب بھائی کو بھائی کی حیثیت سے گلے لگا لیں گے۔ نہ کوئی بادشاہ رہے گا اور نہ کوئی فقیر، سارے ہی اپنے آقا و مطاع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں غلام بن کر رہیں گے اور ایک حسین معاشرہ پیدا کر کے ایسی زندگی گزاریں گے (باقی صفحہ ۳ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ صلح ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبتّل الی اللہ کے معنی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا کے ساتھ اُسے پیوند کرنا اور دُنیا اور اس کے تمام تعلّقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ وہ بالکل دُنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کرے گا نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے۔ یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے۔ اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دُنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیر اثر نہ کرلیں اور وہ ان کو مقدم نہ کرے بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی تحریک اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کر سکے میں نے ابھی کہا ہے کہ دنیا میں بہت سی روکیں انسان کے لئے ہیں۔ ایک جورو یا بیوی بھی بہت کچھ رہزن ہو سکتی ہے خدا نے اس کا نمونہ بھی پیش کیا ہے۔ خدا نے صرف ایک نہی کی تعلیم دی تھی۔ اس کا اثر پہلے عورت پر ہوا۔ پھر آدمؑ پر ہوا۔

غرض تبتّل کیا ہے؟ خدا کی طرف انقطاع کر کے دوسروں کو محض مردہ سمجھ لینا بہت سے لوگ ہیں جو ہماری باتوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ بجا اور درست ہے۔ مگر جب ان سے کہا جاوے کہ پھر تم اس کو قبول کیوں نہیں کرتے۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ لوگ ہم کو بُرا کہتے ہیں پس یہ خیال کہ لوگ اس کو بُرا کہتے ہیں یہی ایک رگ ہے جو خدا سے قطع کراتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ کا خوف دل میں ہو اور اس کی عظمت اور جبروت کی حکومت کے ماتحت انسان ہو۔ پھر اس کو کسی دوسرے کی پرواہ کیا ہو سکتی ہے کہ وہ کیا کہتا ہے کیا نہیں؟ ابھی اس کے دل میں لوگوں کی حکومت ہے نہ خدا کی۔ جب یہ مشرکانہ خیال دل سے دور ہو جاوے پھر سب کے سب مُردے اور کیڑے سے بھی کمتر اور کمزور نظر آتے ہیں۔ اگر ساری دُنیا مل کر بھی مقابلہ کرنا چاہے تو ممکن نہیں ایسا شخص حق کو قبول کرنے سے رک جاوے تبتّل تام کا پورا نمونہ انبیاء علیہم السلام اور خدا کے ماموروں میں مشاہدہ کرنا چاہیئے کہ وہ کس طرح دنیاداروں کی مخالفتوں کے باوجود پوری بے کسی اور ناتوانی کے پرواہ تک نہیں کرتے ان کی رفتار اور حالات سے سبق لینا چاہیئے۔ (ملفوظات ص ۳۶۰، ۳۶۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا اقتباس میں اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے جو بعض کمزور طبیعتوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان عبادت کے بہانے سے دنیا کے کاروبار ہی کو ترک کر دیتے ہیں اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

یہ صرف شخصی حد تک نہیں بلکہ کئی ایک موجودہ مذاہب میں بڑی بڑی جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئی ہیں اور ان میں بڑی نیکی ترکِ دنیا کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بدھ ازم۔ ہندو ازم اور عیسائیت میں رہبانیت کو ایک بہت بڑا مذہبی کارنامہ خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان مذاہب کے پیشواؤں نے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی۔ بعد میں لوگوں نے رہبانیت کو نیکی کا معیار قرار دے لیا۔ اس لئے دین اسلام نے جو دین کامل کا علمبردار ہے اس غلط فہمی کی شدومد سے تردید کی ہے اور قرآن کریم میں بتایا ہے کہ رہبانیت اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں ہے بلکہ عیسائیوں نے یہ ادارہ خود قائم کر لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اللہ تعالےٰ کے دئے ہوئے قویٰ کا صحیح معتدل اور متوازن استعمال چاہتا ہے۔ جو بات رہبانیت سے بھی بہت زیادہ مشکل ہے انسان اکثر اعتدال کے راستہ سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے

آج حالت یہ ہے کہ تمام وہ مذاہب جو رہبانیت کو جائز قرار دیتے تھے رہبانیت سے بدظن ہو گئے ہیں اور اسلامی طریق اختیار کرنے پر مجبور ہیں چنانچہ یورپ اور امریکہ میں ہزاروں رومن کیتھولک پادریوں نے جنہوں نے تجرّد کی قسم کھائی ہوئی تھی قسم توڑ دی ہے اور شادیاں کر لی ہیں۔

الغرض اسلام جہاں اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہم تمام کے تمام اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جائیں وہاں وہ ہم سے یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو قویٰ ہم کو دئے ہیں۔ ہم ان کا پورا اور صحیح استعمال کریں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ دنیا یونہی بطور کھیل کے پیدا نہیں کی بلکہ اس کائنات کا ایک عظیم الشان مقصد ہے جس کو اگرچہ ہم نہ سمجھ سکیں تاہم یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ اپنے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سرانجام دیں اور خدا پرستی کا ایک نمونہ بن کے دنیا میں نکلیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس طرح کام کریں کہ ہمارے اعمال میں دنیا اللہ کے وجود کو محسوس کرنے لگے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ ایسا ہی نمونہ بن کر دنیا کو اللہ تعالےٰ کی طرف مدعو کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری مدد کرے آمین

ہر اک سے پھر بھی محمدؐ کی شان اونچی ہے

اسی کے نام پر قربان زندگی بھی ہے
کہ جس نے ہم کو نئی زندگی عطا کی ہے
کروڑوں لینن و لنکن کروڑوں شوپن ہا
ہر اک سے پھر بھی محمد کی شان اونچی ہے
بلالؓ و عکرمہؓ میں امتیاز کون کرے
کہ جو ہے سروری دیں میں وہی غلامی ہے
ہزار کرلیں شریعت کا وہ نظام بپا
جو معرفت نہیں حاصل تو خود پسندی ہے
ہے مغفرت کا سمندر تو بیکراں تنویرؔ
ترے گناہوں کی ناداں خاک ہستی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

(فرمودہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بمقام مسجد نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الدنیا حلالاً استعفافاً عن المسئلۃ وسعیاً علی اھلہ وتعطفاً علی جارہ لقی اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ ووجھہ مثل القمر لیلۃ البدر ومن طلب الدنیا حلالاً مکاثراً مفاخراً مرائیاً لقی اللہ تعالیٰ وھو علیہ غضبان (البیھقی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا کا حلال اور جائز طریق سے طلبگار ہو اور اس کی غرض یہ ہو کہ میں دست سوال دراز کرنے سے بچ جاؤں نیز میں اپنے اہل وعیال کے لئے سامان فراہم کروں نیز پڑوسی پر شفقت اور مہربانی کر سکوں۔ ایسا شخص جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ اس کے برعکس جو شخص، حلال رنگ میں ہی دنیا کماتا ہے مگر اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ دوسروں سے زیادہ مال حاصل کرلے اور ان پر بڑائی کا اظہار کرے ریاکاری اس کا نصب العین ہو۔ ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

تشریح:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں وضاحت فرمائی ہے کہ دنیا کمانے میں نیت کا بہت دخل ہے۔ اگرچہ ہر دو شخص جن کا اس حدیث میں ذکر ہے حلال روزی کمانیوالے ہیں مگر ہر دو کے مال جمع کرنے کی نیت مختلف ہے اس لئے انما الاعمال بالنیات کے مطابق ان کے عمل کا نتیجہ بھی علیحدہ علیحدہ نکلے گا۔ جس شخص کی نیت تھی کہ میں حلال روزی کے ذریعہ سوال کرنے سے محفوظ رہوں اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں کو پورا کروں اور مستحق ہمسایہ سے مہربانی کا سلوک کروں ایسا شخص کا یہ روزی کمانا ایک مقبول عبادت ہے اسلئے قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں شاداں و خنداں پیش ہوگا۔ اس کا چہرہ بدر کی مانند چمکتا ہوگا اس کے مقابل جس شخص نے اس نیت سے دنیا کمائی کہ میں مالدار بن کر دوسروں پر بڑائی کا اظہار کروں اپنی شہرت میں اضافہ کروں اور دولت وثروت کا مظاہرہ کروں۔ وہ شخص اس بری نیت کے باعث اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنے گا پس ہر کام میں نیت کا اچھا اور بہتر ہونا ضروری ہے۔ نیت کے بگڑنے سے نیک کام کے بھی نتائج اچھے نہیں نکل سکتے۔

عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا الخیر خزائن، لتلک الخزائن مفاتیح فطوبیٰ لعبد جعلہ اللہ مفتاحاً للخیر مغلاقاً للشر وویل لعبدٍ جعلہ اللہ مفتاحاً للشر مغلاقاً للخیر (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام خیر وبرکت بند خزانے ہیں ان خزانوں کے لئے چابیاں مقرر ہیں مبارک وہ بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی (کھولنے والی) بنایا اور اسے شر کے لئے بند کرنے والا بنایا۔ ہاں اس انسان کی ہلاکت اور حسرت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے بمنزلہ چابی بنادیا اور وہ خیر کو بند کرنیوالا ہوا۔

تشریح:۔ اس حدیث میں لفظ الخیر مطلق ہے جملہ اقسام خیر کا اس میں ذکر ہے نیکی بھی خیر ہے۔ خود قرآن مجید کا نام بھی خیر ہے۔ اسلام بھی خیر ہے۔ بنی نوع انسان سے حسن سلوک بھی خیر ہے غرض خیر اپنی جملہ اقسام کے ساتھ خزانوں کی حیثیت میں موجود ہے ما اللہ تعالیٰ جس انسان کو خیر کے پھیلانے کا موجب بنائے اور شر کو ختم کرنیوالا بنائے وہ بڑا بابرکت انسان ہے لیکن جو شخص ایسا ہو کہ اس کے ذریعہ سے خیر تو مٹ جائے شر پھیلتا چلا جائے وہ شخص بہت برا ہے۔

کسی وجود کا بنی نوع انسان کے لئے مفید ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک عظیم فضل ہے۔ کسی شخص کا دیندار ہونا اور دین کی اشاعت کرنے کی توفیق پانا بھی بڑی سعادت ہے۔

ولادت

مورخہ یکم، ۲ جنوری ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے برادرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر ہیڈ لیبارٹری اسسٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو بچی عطا فرمائی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے صبغۃ الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی پوتی اور محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(کرامت احمد خان فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بائبل کے نئے تراجم پر ایک نظر

تحریف والحاق کی بعض مثالیں

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

تورات اور تجلّی فاران

قرآن حکیم نے یہ بتایا ہے نبی الامّی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات وانجیل میں روشن بشارات موجود ہیں۔ دو حوالے بالخصوص دئے گئے۔ ایک مثیلِ موسیٰ کی پیشگوئی کا حوالہ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ (۴۶:۱۱) کے الفاظ میں اور دوسرا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ ...... ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ کے پرشوکت اعلانِ حق کی صورت میں۔

خیبر کے یہودیوں کے نام ... ب نبوی میں آیت مندرجہ بالا کو پیش کرکے یہود کو تورات مقدس کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

موجودہ تورات میں مثیل موسیٰ کی پیشگوئی موجود ہے گو متن میں تغیر وتبدل کی وجہ سے بشارت کا صحیح مفہوم چھپانے کی سعی کی گئی۔ ایک گذشتہ مضمون میں يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ کی عملی مثالیں ہم پیش کر چکے ہیں۔

دوسری بشارت بلفظہٖ تورات میں موجود نہیں ہاں تحریف والحاق کے پردوں کو اگر ہٹا دیا جائے تو یہ بشارت ابھر کر سامنے آجاتی ہے۔ اس پیشگوئی کا ترمیم شدہ ترجمہ درج ذیل ہے۔

خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے طلوع ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار مقدسین کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے داہنے ہاتھ امّت کے (اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ) جمع ہیں۔ ہاں وہ (باہم) محبت کرنے والا گروہ ہے۔ (رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ) وہ تیرے قدموں کے نزدیک سجدہ کرتے ہیں۔ (رُكَّعًا سُجَّدًا)

یہ بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے آغاز میں ہے۔

(استثناء ۳۳: ۱ تا ۳)

اس بشارت کو پردۂ تحریف میں چھپانے کی کوشش کی گئی۔ اوّل تو مضارع کے صیغوں کو ماضی میں بدل دیا گیا۔ بعض الفاظ کو توڑا گیا واحد کو جمع بنایا گیا۔ اس بشارت کے آخر میں ایک فقرہ بڑھا دیا گیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل پر چسپاں ہوتی ہے۔

۱۹۷۰ء میں بائیبل کا ایک نیا ترجمہ نیو انگلش بائیبل کے نام سے شائع ہوا ہے اس میں بھی پوری کوشش اس امر کی گئی کہ اس بشارت کو پیشگوئی کا رنگ دینے کی بجائے اسے قصّۂ ماضی بنا دیا جائے۔

نیو انگلش بائیبل کا ترجمہ درج ذیل ہے

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ اس نے خود کو کوہِ فاران سے ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہزاروں ہزار مقدسین تھے۔ جو کہ اس کے دھنے ہاتھ کے ساتھ ساتھ رواں دواں تھے ...... وہ اس کے قدموں میں بیٹھتے اور اس کی ہدایات حاصل کرتے ہیں۔ اس شریعت کی صورت میں جو موسیٰ نے ہمیں عطا کی۔"

(استثناء ۳۳: ۲-۳)

اس ترجمہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں پیشگوئی کا ذکر نہیں بلکہ قصّہ ماضی کا اعادہ ہے بالخصوص آخری فقرہ نے واضح کردیا کہ شریعت موسوی تک یہ وصیت محدود ہے۔

آج علماء بائیبل نے ثابت کیا ہے کہ آخری فقرہ الحاقی ہے۔ ڈمھلو کی تفسیر بائیبل میں بھی لکھا ہے۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے حاشیہ پر تسلیم کیا گیا کہ یہ فقرہ بطور تشریح کسی نے حاشیہ پر لکھا تھا بعد ازاں متن میں داخل ہوگیا۔ مختلف نسخوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ یہاں بعض صیغے مضارع کے ہیں ماضی کے نہیں۔

پھر آنے والے عظیم الشان پیغمبر کے متعلق تورات کی بشارات کو انبیائے بنی اسرائیل نے بھی برابر دہرایا ہے۔ اس تواتر سے متن اور مفہوم کی تعیین میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہاں اہل کتاب نے متن میں جو تبدیلیاں کی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بھی بے نقاب ہو جاتی ہیں مثلاً موجودہ تورات میں ہے۔

"وہ فاران سے جلوہ گر ہوا"

حبقوق نبی کے بعد صحیفہ میں یہ بشارت بایں الفاظ دہرائی گئی

خدا وند جنوب سے اور
قدوس کوہ فاران سے آتا
ہے (یا آئے گا)

صاف ظاہر ہے کہ مضارع کے صیغہ کو تورات میں ماضی کی صورت دے دی گئی اسی طرح

"وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا"

ترجمہ غلط ہے تورات کے بہترین نسخوں میں یہاں مضارع کا صیغہ ہے۔ صحیح ترجمہ ہے

"وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آتا ہے"

اسیطرح دوسری صدی قبل مسیح کے "صحیفہ حنوک" میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ "آیا" کی بجائے "آتا ہے" درج ہے

موجودہ تورات کے متن میں دس ہزار کا لفظ جمع ہے معنے ہے "دسیوں ہزار"۔ یعنی ہزارہا ہزار۔ یہی بشارت حضرت سلیمان علیہ السلام نے دہرائی ہے اس میں دس ہزار جمع نہیں مفرد ہے۔ عبرانی میں رببۃ کے معنے دس ہزار ہیں اور رَبُبُوۃ کے معنے بہت سے دس ہزار۔ گویا حرف ہ کو بیک جنبش قلم ۃ میں بدل دیا گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس بشارت کو جن الفاظ میں دہرایا ہے اس میں ربابوۃ نہیں بلکہ رباباہ ہے۔ غزل سلیمان کے الفاظ ہیں

وہ دس ہزار (رَبَبَہ)
میں نمونہ کمال ہے ......
ہاں وہ سراپا محمدیم ہے
(غزل الغزلات ۵)

یہاں دس ہزار کا لفظ مفرد ہے عبرانی میں ہ اور ۃ میں معمولی فرق ہے۔ قرین قیاس ہے کہ ہ کو ۃ میں بدل دیا گیا۔ اور نئے اعراب لگاکر لفظ دس ہزار کو لاکھوں میں تبدیل کر دیا۔ اب بشارت کا یہ فقرہ قابل غور ہے

"اس کے داہنے ہاتھ امت
کے اشدوۃ جمع ہیں"

بیشتر نسخوں میں اشدوۃ کو توڑ کر دو لفظ اش + داۃ بنایا گیا۔ معنی ہوگئے آتشی شریعت یہ نشانی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بدرجہ اولی چسپاں ہوتی ہے۔ دراصل اس جگہ دو قرأتیں ہیں چنانچہ ایسے نسخے بھی موجود ہیں جن میں یہ لفظ مرکب کی بجائے مفرد ہے۔ یعنی اشدوۃ کی صورت میں ملتا ہے۔ اشدوہ کے معنی بالکل وہی ہیں جو کہ اشداء کے ہیں۔ صحابہ نبی موعود کی یہی نشانی حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی بیان کی زبور داؤد میں صحابہ کو

خیلت

کہا گیا۔ خیل کے معنے زور آور، نبرد آزما لوگوں کے ہیں دوسری نشانی "طلّ" کے لفظ میں بتائی گئی یعنی وہ قطرات شبنم کی طرح ہیں (زبور ۱۱۰:۳) گویا اشدّاء اور رُحَمَاء کے متبادل خیل اور طلّ ہیں۔

بشارت تورات کے آخر میں جو فقرہ بڑھایا گیا وہ علماء بائبل کے نزدیک الحاق ثابت ہوچکا ہے۔ اس فقرہ میں یہ تاثر دیا گیا کہ یہ وصیت شریعت موسوی تک محدود ہے اس میں کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔

یہ تبدیلیاں کیوں کی گئیں محض اس لئے کہ بشارت کے الفاظ بنی اسرائیل کے منازل سفر پر چسپاں ہو سکیں۔

تغیر و تبدل فی الجملہ یوں کئے گئے کہ

۱۔ اوّل مضارع کے صیغوں کو ماضی میں بدلا گیا۔

۲۔ تورات میں لکھا ہے کہ خروج مصر کے وقت بنی اسرائیل رَبَبُوۃ (ربابوۃ) تھے (گنتی ۱:۴۶) یعنی ہزارہا ہزار بشارتِ توراۃ میں مومنین کی تعداد رَبَبَہ (رباباہ) بتائی گئی تھی۔ یعنی دس ہزار حرف ہ کو ۃ میں بدل کر اور نئے اعراب تجویز کر دیئے گئے۔ یوں رَبَبُوۃ (ربابوۃ) بن گیا اور معنے ہوگئے دسیوں ہزار گو یہ معنے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں۔ فتح مکہ کے وقت جہاں دس ہزار قدوسی تھے وہاں حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار جاں نثار تھے۔

۳۔ بشارت تورات میں صحابہ کو اشدوہ کہا گیا۔ بنی اسرائیل نے خروج مصر کے بعد منازل سفر میں کمال درجہ بزدلی اور کمزوری کا مظاہرہ کیا۔ اور ارض کنعان میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ لہذا اس علامت کو پورا ہوتا نہ دیکھ کر ان نسخوں پر انحصار کیا گیا جن کے متن میں الیش + داۃ لکھا تھا۔ کیونکہ اشدوہ کی دو قرائتیں مروج تھیں۔

۴۔ بشارت کے آخر میں ایک فقرہ بڑھایا گیا کہ وصیت موسوی محض نزول تورات تک محدود ہے۔

ان تبدیلیوں کے باوجود بھی بشارت کے الفاظ بنی اسرائیل پر چسپاں نہیں ہوتے۔

تورات میں لکھا ہے کہ جب بنی اسرائیل دشت فاران میں پہنچے تو انہوں نے ارض کنعان میں داخل ہونے سے صاف انکار کر دیا اور وہ خدا تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کے مورد بن گئے۔ (گنتی ۱۳-۱۴ باب) وہ اشدوۃ نہیں تھے۔ بلکہ کمال درجہ کے بزدل ثابت ہوئے۔ انصاف شرط ہے کہ اس افسوسناک واقعہ بلکہ کلنک کے ٹیکہ کے باوصف کلیم اللہ کی وصیت میں ان شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا جاسکتا ہے!

"خدا تجلے یہواہ کوہ فاران
سے جلوہ گر ہوا ہزار ہا
مقدسین کے ساتھ آیا۔
اس کے داہنے ہاتھ پر
امت کے اشدوہ جمع تھے۔

بنی اسرائیل کی غداری کا بے مثال واقعہ اور یہ شاندار اور پرشوکت الفاظ ہے کوئی نسبت!

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

اس تضاد سے بچنے کے لئے اہل کتاب نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ ہزار ہا ہزار قدوسیوں سے مراد انسان نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ جن کی معیت میں شریعت کا نزول ہوا۔ (اعمال ۷:۵۳ گلتیوں ۳:۱۹)

لیکن آگے پھر ذکر ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ پر امت کے اشدوۃ جمع ہیں یہاں تو فرشتے مراد نہیں ہو سکتے۔

سی۔ ڈی۔ گنس برگ کی مرتبہ تورات میں اشدوۃ کو توڑ کر دو لفظ اش + دوۃ نہیں بنایا گیا۔ بلکہ اسے اشدوۃ ہی رکھا ہے۔ حاشیہ پر نوٹ ہے کہ تورات کے نسخوں میں اختلاف ہے کسی میں ایش + داۃ ہے کسی میں اشدوۃ

Pentateuchas by
C. D. GINSBURG.
P. 313

تحریک جدید کے کام پر ایک طائرانہ نظر

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ خلاصہ مساعی تحریک جدید

جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) کے موقع پر تحریک جدید کی سالانہ مساعی کا خلاصہ یوں بیان فرمایا :-

۱۔ قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ مکمل ہوچکا ہے۔ اب
۲۔ دیباچہ تفسیر القرآن کا ترجمہ ہو رہا ہے۔
۳۔ مشرقی افریقہ کی لوگنڈا زبان میں قرآن کریم مع تفسیر کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔
۴۔ دعوۃ الامیر کا ترجمہ ترکی زبان میں اور
۵۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا عربی اور فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا جارہا ہے۔ اسیطرح
۶۔ افریقی عوام کے نام اخوت و محبت کا پیغام
۷۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں
۸۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ
۹۔ قیام امن اور حرف انتباہ
۱۰۔ حیات احمد
۱۱۔ مسئلہ کفارہ
۱۲۔ عیسائیت پر ریویو ۔ اور ۔
۱۳۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے بھی مختلف زبانوں میں ترجمے شائع کئے جارہے ہیں۔
۱۴۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مضمون۔ الکفر ملۃ واحدۃ عربی زبان میں شائع کیا جارہا ہے جس میں حضور نے مسئلہ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو متحد ہونے کی نصیحت فرمائی ہے۔

کیا ان پاکیزہ مساعی میں ہاتھ بٹانے کے لئے آپ اپنی مالی قربانی کے وعدہ کو اپنے محبوب امام کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آج ہی اس کار خیر میں حصہ لے کر صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت (مرد و زن بچے بوڑھے) کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ یاد رہے کہ کم از کم وعدہ دس روپے کا ہونا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وزیر آباد کے احباب
روزنامہ ربوہ
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل
ھاگو واٹر ورکس وزیر آباد
سے حاصل فرمائیں۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید اور ہمارا فرض

مکرم محمد حمید الحق صاحب ابن محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا اجراء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۷ء میں فرمایا۔

"اس تحریک کا مقصد اندرونِ پاکستان میں اسلام کی تبلیغ کو وسیع کرنا ہے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے متعدد حصوں میں وقفِ جدید کے ذریعہ کئی مراکز قائم ہو چکے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا۔ جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتارے گا۔"

(الفضل ۷؍جنوری ۱۹۵۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے تم جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اپنی زندگی اور اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھوگے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کروگے لیکن میں خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کوئی فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے منہ کی مجبوری سے بلکہ خوشی سے ہوں۔"

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔ حالانکہ چھ روپے چندہ کم از کم چندہ ہے اگر بعض دوستوں کو خدا تعالیٰ نے مال دیا ہے تو انہیں چاہیئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ لکھوائیں اور ادائیگی فرمائیں۔ حضور نے غرباء کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا اگر مالی لحاظ سے کمزور ہیں تو وہ چھ آدمی مل کر چھ روپے چندہ دے سکتے ہیں۔ اس سکیم میں صرف چھ روپیہ سالانہ چندہ ہی دیا جا سکتا ہے یا کم و بیش حصہ لے کر بھی اس میں شامل ہوا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:-

"جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپیہ سالانہ بھی دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق پچاس روپے سالانہ دینے کی ہو وہ پچاس روپے سالانہ بھی دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی ہے۔ کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ روپے سے سو گنا زیادہ ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو روپے کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔ میں یہ اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں امیر آدمی بہت زیادہ دے سکتے ہیں۔ وہاں چھ غریب آدمی مل کر ایک ایک روپیہ ڈال کر چھ روپے پورے کر سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۵؍جون ۱۹۵۸ء)

زرعی زمین وقف کرنے کے متعلق فرمایا

"میں امید رکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے معزز زمیندار کراچی سے پشاور تک اپنے اپنے گاؤں کے اردگرد دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں گے۔ اس میں یہ واقفین کھیتی باڑی کریں گے اور اس سے سکیم کو چلانے میں مدد دیں گے۔"

نیز فرمایا:-

"یہ تحریک آہستہ آہستہ قدم سے شروع ہوئی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ جماعت میں اس قدر اخلاص اور جوش پیدا ہو جائے گا کہ وہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ دینے لگ جائے گی۔ تم یہ نہ دیکھو کہ ابھی ہماری جماعت کی تعداد زیادہ نہیں۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی تو تم دیکھو گے کہ دو تین کروڑ لوگ تمہارے اندر داخل ہو جائیں گے اور جب دو کروڑ آدمی تمہارے ساتھ شامل ہو جائیں گے تو آمد کی کمی خود بخود دور ہو جائے گی۔ دو کروڑ آدمی چھ روپیہ سالانہ دے تو بارہ کروڑ روپیہ بن جاتا ہے اگر ایک ایک کروڑ روپیہ ماہوار آمد ہو تو دو لاکھ مبلغ رکھا جا سکتا ہے۔ جو بیس لاکھ مربع میل کے رقبہ میں پھیل جاتا ہے اور اتنا رقبہ تو ہمارے سارے پاکستان کا بھی نہیں۔"

(الفضل ۱۹۵۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا!

"میں احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین۔

(خطبہ جمعہ ۷؍اکتوبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی مبارک تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گمشدہ اشیاء بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ گاہ خواتین سے میں گمشدہ اشیاء ملی ہیں جس خاتون کی ہوں وہ پتہ بتا کر مجھ سے منگوالیں۔

(۱) طلائی گھڑی گلے میں ڈالنے والی
(۲) ایک طلائی کانٹا ۳۔ ایک طلائی جھمکا

ضروری اعلان

۱۔ موٹروں کا کاروبار کرنے والی ایک فرم کو ایک ماہر سیلزمین کی ضرورت ہے۔ جو موٹر کاروں اور ٹرکوں وغیرہ کی سیل کا وسیع تجربہ رکھتا ہو اور انگریزی خط و کتابت کا کام بھی با حسن طریق سر انجام دے سکتا ہو۔ امیدوار کا گریجوایٹ ہونا ضروری ہے۔

۲۔ مزید برآں ایک ٹریول ایجنسی کو محنتی اور مستعد کارکن درکار ہے جو ایئر لائنز بزنس کا تجربہ رکھتا ہو اور ٹکٹوں کی فروخت وغیرہ کے کام کو بخوبی سنبھال سکتا ہو۔

تجربہ کار خواہشمند احباب مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کیساتھ اپنی درخواستیں جلد از جلد درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

م۔م۔ معرفت مینیجر الفضل۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں کو زیادہ جوش وخروش سے ملک اور قوم کی خدمت کرنی چاہیئے

حضور المصلح الموعودؓ نے آج سے قریباً سولہ سال قبل نوجوانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ:-

" اس زمانہ میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے۔ جو جھوٹ اور افترا سے تُم کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اب تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اور زیادہ جوش سے مُلک اور قوم کی خدمت کرو۔ اور اس خدمت کو ظاہر بھی کرو۔ اور دُنیا کو بتا دو کہ ہم مُلک اور قوم کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی خدمات کو ظاہر کریں۔ اس لئے ہم ان کو ظاہر کرتے ہیں ورنہ ہمارے دِل اس اظہار پر شرماتے ہیں۔

پس اپنے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ ایسے امور پر غور کرو۔ اور ایسی تجاویز سوچو جن کے نتیجہ میں تم ملک اور قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لاؤ "

(ماخوذ از مشعلِ راہ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے علاوہ اور امور میں اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے رہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کسی موصی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے۔ اور دنیوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التوا میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے۔ جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیال کی بات نہیں دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایا دار دوست اسی طرح بقایا دار بنتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں۔ تاکہ اُن کا عہد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے اور اس میں کسی قِسم کا تخلّف نہ ہو۔

دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

" وصیّت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے تھا۔ میں چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں "

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے۔ اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نیک مشورہ مُفت!

ماہر بواسیر کی

آواز گھر گھر پہنچادو

انشاء اللہ ہم ہر قسم کی زنانہ و مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مسّے یعنی موکے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی۔ زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے

سندیافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر بواسیر

مکہ بازار خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

امانت تحریکِ جدید کی اہمیّت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المصلح الموعود امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی رُوح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہے اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سُستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔ "

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

کوٹھی قابلِ فروخت

ایک کوٹھی واقع دارالصدر غربی

الفردوس

تین بیڈ روم۔ جدید فیشن کے مطابق وسیع ڈرائنگ روم باورچی خانہ، پینٹری سٹور روم دو ماڈرن روم سرونٹس کوارٹر تین طرف گیلری برآمدہ۔ ہر بیڈ روم کے ساتھ باتھ روم فلش سسٹم۔ چپس کا فرش نہایت پختہ اور خوبصورت نیز سوئی گیس کا مکمل انتظام ہے ضرورت مند احباب ڈاکٹر محمد احمد رحمت بازار ربوہ سے مل کر بالمشافہ بات کریں۔

ڈاکٹر محمد احمد رحمت بازار ربوہ

ماہنامہ **انصار اللہ**

تربیتی نقطہ نگاہ سے

ماہنامہ انصار اللہ

ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جملہ اراکین مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی خریداری قبول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ)

فینائل و گریس بنانے کا طریقہ ہم سے پوچھئے

علی سنز مینوفیکچررز

۱۷ مرتی بازار نوشہرہ گیٹ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں۔

کم سے کم مظاہرۂ ایمان یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں اس اعتراض کو رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں یہ کم سے کم مظاہرۂ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ساڑھے سولہ فیصدی بھی نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وصیت کر دے اور کوشش کرے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

لازمی چندوں کے بقایا جات کی ادائیگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے احباب کے متعلق جو انفاق فی سبیل اللہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں فرماتے ہیں۔

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ۔ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی خستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندوں کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے۔ اور آئندہ ماہ بماہ ساتھ کے ساتھ لازمی چندوں کی ادائیگی فرماتے جائیے۔ تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دیگا انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد)

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے اہم ارشادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ وہ بہت جلد نتیجہ خیز ہو۔۔۔۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون و چرا کئے اس پر رضامند ہو جائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔"

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ۔۔۔۔۔ کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ یہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے دین اور اسکے اسلام کیلئے حاضر ہے جس دن تم سمجھو گے کہ۔۔۔۔ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی اور جانی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا۔

"یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔"

پس جو افراد جماعت تحریک جدید کی مالی قربانی میں اپنی پوری قوت صرف نہیں کرتے بلکہ اپنی مالی حیثیت سے کم چندہ دیتے ہیں یا بالکل نہیں دیتے وہ حضور علیہ السلام کے ان ارشادات عالیہ کو بغور مطالعہ فرمائیں اور حیات طیبہ کے وارث بننے کے لئے صحیح طریق کار اختیار فرمائیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کے کام کی اہمیت

خدام الاحمدیہ کا کام نہایت اہم اور دور رس نتائج کا حامل ہے اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدام کو پورے اخلاص سے خدمت کے لئے آگے آنا چاہیئے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے۔ بلکہ جو وہ اس خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے۔ تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے اور جس طرح آج صحابہ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے۔ اس طرح ان کا نام لے کر آئندہ آنیوالی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائے گا۔ اور وہ ان کی ترقی مدارج کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے (الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

حضور کا یہ ارشاد سست مجالس کے لئے لمحہ فکر ہے ایسی مجالس کو بہت توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر ماہ کی بیس تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر

بقیہ صفحہ اوّل

کہ اس دنیا میں اللہ کی رضا کی جنتیں انہیں حاصل ہوں گی۔ فتنہ و فساد مٹ جائے گا، بھائی بھائی پر ظلم نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کے خاطر قربانی دے رہا ہوگا الغرض وہ ایک حسین معاشرہ ہوگا جس میں سب ہی اللہ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اس کے شکر گزار بندوں کی حیثیت سے ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔

خوشیوں سے معمور جلسہ کا اختتام

اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا اب میں حمد کے جذبات کے ساتھ جو ان بشاشتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضلوں کے ذریعہ ہمیں نوازا ہے اور حمد سے معمور سینہ و دل اور روح کی اس آواز کے ساتھ کہ سب تعریفیں اللہ ہی کو زیب دیتی ہیں میں اس ہشاش بشاش اور خوشیوں سے معمور جلسہ کے اختتام کا اعلان کرتا ہوں۔

دعا کریں کہ یہ ہماری برادری ساٹھ ستّر ہزار کی جو ایک خاندان کی طرح ہے یہ ایک چھوٹی سی مثال بن جائے ساری دنیا کے لئے اور وہ وقت جلد آجائے کہ ساری دنیا ایک خاندان اور ایک وجود کی طرح نظر آنے لگے۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا انسان انسان میں کوئی فرق نہیں۔ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر کہا تھا جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔ تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔ اس موقع پر آپؐ نے ایک مژدہ بھی سنایا تھا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم اپنی زندگیوں کو میرے اسوہ کے مطابق ڈھالنا لیکن اس کے باوجود یہ نہ سمجھنا کہ بعد میں آنے والے تمہارے روحانی مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ آپؐ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ آنے والی نسلیں مایوس نہ ہوں اور یہ نہ سمجھیں کہ ہم پہلوں کے روحانی مقام تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ روحانی رفعتوں کے دروازے ان کے لئے اسی طرح کشادہ ہوں گے جس طرح صحابہؓ کے لئے کشادہ کئے گئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اس وقت وصیت کے طور پر جو نصائح کر رہا ہوں میری ان نصائح کو آنے والی نسلوں تک پہنچا دینا اور کہہ دینا ان سے کہ محمدؐ نے یہ بشارت بھی دی تھی کہ ہو سکتا ہے کہ آنے والے میری ان نصائح پر زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔ صحابہؓ میں مختلف درجات رکھنے والے تھے۔ حسب استعداد وہ درجات آپ کو بھی میسر آسکتے ہیں اگر اپنی اپنی استعداد کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ آپ اپنی زندگیوں پر چڑھا لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھ کو بھی اور ہماری آنیوالی نسلوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے تا دنیا میں وہ حسین معاشرہ رونما ہو جو پوری انسانیت کو ایک برادری اور ایک خاندان بنا دے۔ اور صحیح معنوں میں ملتِ واحدہ کا قیام عمل میں آجائے۔

پھر یہ بھی دعا کریں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دَور میں اسلام کا جو سورج طلوع ہوا ہے وہ درجہ بدرجہ بلند ہو کر نصف النہار کی طرف پہنچتا چلا جائے یہ مادی سورج تو سیاروں کی گردش کے ساتھ بلند ہوا ہوا ہے اور نصف النہار پہ پہنچ کر پھر زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن جب روحانی سورج نصف النہار پہ پہنچتا ہے تو وہ اس وقت تک ٹھہرا رہتا ہے جب تک کہ خدا چاہے۔ خدا کرے اسلام کا یہ سورج نصف النہار پہ پہنچ کر وہیں ٹھہرا رہے تاکہ یہی نہ ہو کہ ایک نسل تو خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اپنی زندگیوں پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھا کر صحابہؓ سے جا ملے لیکن بعد کی نسلیں محروم رہ جائیں بلکہ ایسا ہو کہ ہر نسل ہی صحابہؓ سے ملتی چلی جائے۔

پُرسوز دعاؤں کے ساتھ الوداع

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شریک ہزاروں ہزار احباب کو رخصت کرنے سے قبل انہیں پُرسوز دعاؤں سے نوازا۔ حضور نے فرمایا میرا پیارا رب آپ سب کے ساتھ ہو۔ وہ ہر چھوٹی بڑی تکلیف سے اور ہر شر سے آپ کو بچائے اور اپنی امان میں رکھے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فرشتوں کی حفاظت میں رہیں اور اللہ کے پیار کے لباس میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ ہمارے جو مبلغ باہر ہیں اور جو جماعتیں باہر ہیں اللہ ان کو بھی اپنی برکتوں کا وارث بنائے۔ دلوں کے فاصلوں میں دوری نہیں ہوتی۔ اللہ ان کو بھی اور ہمیں بھی اپنی برکتوں میں شامل رکھے۔ ہم پسند نہیں کرتے کہ برکتوں کا دائرہ محدود رہے بلکہ آج جو غیر مذاہب والے ہیں وہ بھی اس دائرہ میں داخل ہو جائیں اور دینِ واحد پر جمع ہو کر امتِ واحدہ کی صورت اختیار کر لیں۔

اے خدا! تو ایسا کر کہ تیرے فضل کو دنیا حاصل کرے، تیرے حسن کا جلوہ دنیا دیکھے اور تیری محبت اور تیرا پیار اسے حاصل ہو۔ بنی نوع انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں رنگین ہو کر تجھ کو پا لیں جیسے تیرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو پایا۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

اس روح پرور اور بصیرت افروز معرکۃ الآراء خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جلسہ میں موجود جملہ احباب شریک ہوئے۔ یہ دعا ایک خاص شان کی حامل تھی۔ شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے مسیحِ محمدی کے نائب اور خلیفہ ثالث کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح اور تضرع و ابتہال کے ساتھ گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے کہ وہ اپنے فضل سے انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کو جلد دنیا میں غالب کر کے اسلام کی کامل اور مکمل فتح کا دن انہیں ان کی زندگیوں میں دکھاوے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ حاضرین کو بلند آواز سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہہ کر انہیں اللہ کی امان میں سونپتے ہوئے بڑے ہی محبت اور پیار بھرے انداز میں رخصت فرمایا۔

اس طرح جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۹واں للٰہی جلسہ سالانہ تین دن جاری رہنے اور شرکت کرنے والے ہزاروں ہزار احباب کو آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات سے مالا مال کرنے کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو پانچ بجے شام نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کیلئے

موجودہ تبدیل شدہ حالات میں نوجوانوں کا ایک خاصہ طبقہ روزگار کی تلاش کے سلسلہ میں دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہا ہے اور یہ چیز محسوس کی جا رہی ہے کہ نقل مکانی کرنے والے خدام متعلقہ مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنی وہاں آمد کی اطلاع دئے بغیر ایک عرصہ گمنامی کی حالت میں گذار دیتے ہیں جو تنظیمی نقطہ نگاہ سے سخت نقصان دہ ہے۔ قومی اور اجتماعی زندگی کے اعتبار سے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جملہ مجالس کا آپس میں گہرا رابطہ ہو۔ اس لئے تمام قائدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہاں اس بات کا اہتمام کریں کہ اُن کی مجالس کا جب بھی کوئی خادم تبدیل ہو کر کسی جگہ جاتا ہے تو متعلقہ مجلس کو براہ راست یا دفتر مرکزیہ کی وساطت سے فوری طور پر مطلع کریں۔

نیز مجلس میں نئے آنے والے اور مجلس سے جانے والے خدام کی بروقت اطلاع مرکز میں ضرور دی جایا کرے۔ جس کی ایک کاپی قائد ضلع کو بھی بھجوائی جائے۔ قائدین اضلاع بھی اپنے ضلع کی جملہ مجالس کے قائدین کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی ممانی محترمہ اہلیہ مکرم محمد سعید خان صاحب آف راولپنڈی چھ ماہ سے شدید بیمار ہیں چند ماہ ہوئے پتّا کا راولپنڈی میں اپریشن ہوا تھا لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا اور تکلیف بہت بڑھ گئی اب ان کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے، وہ شدید تکلیف میں ہیں احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص فرما کر ممنون فرماویں۔

خاکسار شیخ نور الحق
محلہ دار البرکات ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴